سوال

(249) کیا غیر مسلم خادماؤں سے پردہ کروں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے گھر میں کئی غیر مسلم خادمائیں ہیں۔ کیا میرے لئے ان سے پردہ کرنا بھی واجب ہے؟ کیا وہ میرے نمازوالے کپڑے دھو سکتی ہیں؟ کیا میرے لئے جائز ہے کہ ان کے دین کے عیوب نقائص بیان کروں اوان کے سامنے واضح کروں کہ ان کے دین اورہمارے دین حنیف میں کیا نمایاں فرق ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

علماء کے صحیح قول کے مطابق ان سے پردہ کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ وہ دیگر تمام عورتوں ہی کی طرح ہیں اوران کے کپڑوں اوربرتنوں کے دھونے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن یہ ضروواجب ہے کہ اگروہ مسلمان نہ ہوں توان سے معاہدہ ختم کردیا جائے کیونکہ اس جزیرۃ العرب میں صرف اسلام ہی باقی رہ سکتا ہے اوراس ملک میں صرف مسلمانوں ہی کوبلانا چاہئے خواہ وہ عمال ہوں یا خادم، خواہ مردہوں یا عورتیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے وصیت فرمائی تھی کہ مشرکوں کواس جزیرہ سے نکال دیا جائے اوراس میں دودین نہ ہوں کیوں کہ یہ اسلام کا مرکزاور مطلع آفتاب رسالت ہے لہذااس میں دین حق یعنی اسلام کے سوااورکوئی دین باقی نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو حق کی اتباع اوراس پر استقامت کی توفیق بخشے اورغیر مسلموں کو دیگر تمام ادیان ترک کرکے دین اسلام میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ کو چاہئے کہ انہیں اسلام کی دعوت دیں، ان کے سامنے اسلام کے محاسن کو بیان کریں، ان کے دین میں جو نقص اورحق کی مخالفت ہے اسے واضح کریں اوربتائیں کہ اسلامی شریعت سابقہ تمام شریعتوں کی ناسخ ہے اوراسلام ہی وہ دین حق ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی نے تمام رسولوں کو مبعوث فرمایااورتمام کتابوں کونازل فرمایا،

ارشادباری تعالی ہے :

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الإِسلـٰمُ ... سورة آل عمران 19

''دین تواللہ کے نزدیک اسلام ہے۔''

نیزفرمایا :

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى الءاخِرَةِ مِنَ الخـٰسِرينَ ... سورة آل عمران 85

‘‘اور جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کا طالب ہوگا، وہ اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور ایسا شخص آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔’’

لیکن یاد رہے آپ اسلام کے بارے میں جو بات بھی کریں، علم و بصیرت کی بنیاد پر کریں کیونکہ علم کے بغیر اللہ تعالی اور اس کے دین کے بارے میں بات کرنا منکر عظیم ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

قُل إِنَّما حَرَّمَ رَبِّيَ الفَوٰحِشَ ما ظَهَرَ مِنها وَما بَطَنَ وَالإِثمَ وَالبَغيَ بِغَيرِ الحَقِّ وَأَن تُشرِكوا بِاللَّهِ ما لَم يُنَزِّل بِهِ سُلطٰنًا وَأَن تَقولوا عَلَى اللَّهِ ما لا تَعلَمونَ ٣٣ ... سورة الاعراف

‘‘(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے کہ میرے رب نے تو بے حیائی کی باتوں کو (چاہے) ظاہر ہوں یا پوشیدہ اور گناہ کو اور ناحق زیادتی کرنے کو حرام ٹھہرایا ہے اور اس کو بھی (حرام ٹھہرایا ہے) کہ تم کسی کو اللہ کا شریک بناو جس کی اس نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو بھی (حرام ٹھہرایا ہے) کہ اللہ کے بارے میں ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں کچھ علم نہیں۔’’

اس آیت میں اللہ تعالی کے بارے میں علم کے بغیر بات کرنے کو دیگر تمام مراتب سے بڑا مرتبہ اور بڑی بات قرار دیا گیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی حرمت زیادہ اور اس کے نتیجہ میں مرتب ہونے والے خطرات بہت سنگین ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

قُل هٰذِهِ سَبيلي أَدعوا إِلَى اللَّهِ عَلىٰ بَصيرَةٍ أَنا۠ وَمَنِ اتَّبَعَني وَسُبحٰنَ اللَّهِ وَما أَنا۠ مِنَ المُشرِكينَ ١٠٨ ... سورة يوسف

‘‘اے پیغمبر! کہہ دیجئے میرا راستہ تو یہ ہے، میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں (از روئے یقین و برہان) سمجھ بوجھ کر میں بھی (لوگوں کو اللہ کی طرف بلاتا ہوں) اور میرے پیرو بھی اور اللہ پاک ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔’’

سورہ بقرہ میں اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کے بارے میں علم کے بغیر بات کرنا ان امور میں سے ہے، جن کا شیطان حکم دیتا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے :

يٰأَيُّهَا النّاسُ كُلوا مِمّا فِي الأَرضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَلا تَتَّبِعوا خُطُوٰتِ الشَّيطٰنِ إِنَّهُ لَكُم عَدُوٌّ مُبينٌ ١٦٨ إِنَّما يَأمُرُكُم بِالسّوءِ وَالفَحشاءِ وَأَن تَقولوا عَلَى اللَّهِ ما لا تَعلَمونَ ١٦٩ ... سورة البقرة

‘‘لوگو جو چیزیں زمین میں حلال طیب ہیں وہ کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے، وہ تو تمہیں برائی اور بے حیائی ہی کے کام کرنے کا کہتا ہے اور یہ بھی کہ اللہ کی نسبت ایسی باتیں کہو جن کا تمہیں (کچھ بھی) علم نہیں۔’’

اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہدایت، نیت کی درستی اور علم کی توفیق عطا فرمائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص378